



سوال

(237) کیا زنا شدہ عورت کی بیٹی سے نکاح درست ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے باغوائے نفس امارہ ایک عورت سے زنا کیا، بعد اُس کے اس مزنیہ لڑکی سے نکاح کیا اور بعد نکاح کے بھی دونوں سے وطی کیا تو یہ نکاح درست ہو یا نہیں؟ بر تقدیر عدم جواز کوئی صورت نباہ کی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نکاح مذکورہ درست ہوا، اس لیے کہ یہ عورت ان عورتوں میں سے نہیں ہے۔ جن سے نکاح حرام ہے، پس بحکم آیت کریمہ:

وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ ... سورة النساء ۲۴

"اور تمہارے لیے حلال کی گئی ہیں جو ان کے سوا ہیں"

اس عورت سے نکاح درست ہوا۔ رہا یہ شبہہ کہ یہ عورت اس شخص کی ریبہ ہے اور ریبہ سے نکاح ناجائز ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ یہ شبہہ اس بنا پر ہے کہ زنا نکاح کے حکم میں ہے اور جب زنا نکاح کے حکم میں ہو تو عورت مذکورہ جو اس شخص کی مزنیہ کی لڑکی ہے، اس شخص کی ریبہ ہو گئی، لیکن اس بات پر کہ زنا نکاح کے حکم میں ہے، کوئی شرعی نص نہیں ہے، البتہ بعض ائمہ دین کا اجتہاد ہے۔ جو آیت کریمہ:

وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ ... سورة النساء ۲۴

"اور تمہارے لیے حلال کی گئی ہیں جو ان کے سوا ہیں"

کے مقابلے میں معتبر نہیں ہو سکتا۔

الحاصل اس مسئلے میں اختلاف ہے اور جب کسی مسئلے میں اختلاف ہو تو اس وقت ہمارے لیے آسمانی قانون یہ ہے کہ ہم اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے جو بات ثابت ہو، اس پر کاربند ہوں۔



اللہ تعالیٰ سورہ نساء رکوع (8) میں فرماتا ہے :

فَإِنْ تَبَيَّنَ عَثْمٌ فِي شَيْءٍ فَرَّوْهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝ ۵۹ ... سورة النساء

"پھر اگر تم کسی چیز میں جھگڑو پڑو تو اسے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف لوٹا دو، اگر تم اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہو، یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے زیادہ اچھا ہے"

پس اس قانون کے موجب ہم نے اللہ و رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف رجوع کیا تو اللہ کتاب میں یہ پایا کہ عورت مذکورہ ان عورتوں میں سے نہیں ہے، جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے، جس طرح اوپر معلوم ہوا، تب بحکم آیت شریفہ :

وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكَ ۝ ۲۴ ... سورة النساء

یہ عورت حلال ٹھہری اور حدیث شریف میں یہ پایا :

"لایحرم الحرام الحلال" [1]

(حرام چیز حلال کو حرام نہیں کرتی)

(رواہ دارقطنی، ص: 402 وابن ماجہ، ص: 146، عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ زنا نکاح کے حکم میں نہیں ہے، ورنہ حرام کا حلال کو حرام کر دینا لازم آجائے گا اور حدیث اس کی نافی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ: محمد عبداللہ۔

[1] - سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (2015) 999

حد ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ: 428

محدث فتویٰ